انیسویں صدی کے وسط میں شمالی ہندوستان سے ایک نئی جماعت معرض وجود میں آئی جسے دنیا اہل حدیث غیر مقلد کے نام سے جانتی ہے ___ اس گروہ کے فکری نقوش سید احمد رائے بریلوی، ڈپٹی نذیر حسین اور نواب صدیق حسن خاں بھوپالی تک کھینچے جا سکتے ہیں جو اوپر چل کر محمد بن عبد الوہاب نجدی کی وہابی تحریک سے جا ملتے ہیں ___ اپنی نمود کے بعد بہت ہی قلیل مدت میں یہ گروہ ایک (puritanical) انتہا پسند فرقہ کی شکل میں جانا پہچانا جانے لگا ___ جس نے صدیوں پرانی تقلید کو شرک کہا اور مسلمانوں کو سنتِ رسول ﷺ کی بجائے خود حدیث پڑھ کر جو سمجھ میں آئے اسے اختیار کرنے کا نظریہ پیش کیا ___ جس کے نتائج آج تک دیکھے جا رہے ہیں کہ ایک تقلید سے نا آشنا جب رفع یدین کی حدیث پڑھتا ہے تو کرنا شروع کر دیتا ہے اور جب ترک رفع یدین کی حدیث پڑھتا ہے تو کشمکش میں پڑ جاتا ہے کہ آخر عمل کس پر کروں؟ بارہا اس کا مشاہدہ ہوا کہ اس گروپ نے امت میں کیسا کنفیوژن برپا کر رکھا ہے ___

ایک اور حیرت انگیز نظریہ انہوں نے اختراع کیا ہے کہ حدیث میں یہ صرف بخاری اور مسلم کو ہی پایہ استناد دیتے ہیں، اور جب کہیں انہیں کوئی دلیل دو تو کہتے ہیں صحیح بخاری سے دکھاؤ، بخاری میں کہاں ہے؟ صحیح صحیح۔۔ اور یہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ اس طائفہ نے "صحیح" میں آتنک مچا رکھا ہے ___

انتہائی مسرت وانبساط کا موقع ہے کہ جماعت اہل سنت کے ایک مقتدر عالم دین، سراج الفقہاء، محقق مسائل جدیدہ، حضرت مفتی محمد نظام الدین صاحب مصباحی زید مجدہ نے ایک کتاب لاجواب بنام "احادیث صحیحین سے غیر مقلدین کا انحراف" تالیف فرمائی ہے جس میں آپ نے نام نہاد

اہل حدیث حضرات کی نہایت محققانہ انداز میں خبر لی ہے اور بخاری و مسلم کی رٹ لگانے والوں کو آئینہ دکھایا کہ وہ خود کتنا بخاری و مسلم پر عمل کر رہے ہیں__ اس تصنیف میں آپ نے ۲۵۵ قرآنی آیات اور ۱۵۲۰ احادیث نبویہ سے سہل زبان میں اچھوتے انداز میں خوبصورت استدلال فرمایا ہے__

یہ کہا جاے تو قطعاً غلط نہ ہو گا کہ یہ کام ایک پوری جماعت کا آپ نے تن تنہا انجام دیا ہے اور امت کے لیے موضوع پر مزید تحقیق کی راہیں ہموار کی ہیں__

ماضی میں بھی آپ کے قلم سے کئی نو پیدا مسائل پر گراں قدر تحقیقات سامنے آئی ہیں جو کہ قابل ستائش اور لائق تحسین ہیں__

اہل علم حضرات سے یہی توقعات ہوتی ہیں کہ ہر مسئلہ جدید ہو یا قدیم وہ امت کی رہ نمائی کرتے نظر آئیں اور یہی فریضہ مفتی صاحب قبلہ نے ایک بار پھر فتنہ غیر مقلدیت کے رد میں قلم اٹھا کر ادا فرمایا ہے__

موقع غنیمت پا کر ملت کے دیگر جادہ علم کے شاہ سواروں کو بھی آواز دینا چاہوں گا کہ یہ وقت میدان عمل میں آ کر ملت اسلامیہ کی امامت و پیشوائی کا ہے، طرح-طرح کے فتنے روز جنم لے رہے ہیں، روز اک نیا معرکہ در پیش ہے ایسے میں مردانِ حُر پر ایک لمحہ بھی آرام روا نہیں، اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے فرائض منصبی کو ادا فرمائیں__ بس اسی نالے پر اپنی گفتگو کو اختتام کی طرف لے جاؤں گا کہ

کس طرح ہوا کُند ترا نشتر تحقیق
ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک؟

☆☆☆